باب۔ ۲۲

نکاح

قرآن: فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً۔

پس نکاح کرلو ان عورتوں سے جو تم کو پسند ہیں، دو دو، تین تین، یا چار چار، اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ تم ان میں عدل و مساوات نہیں رکھ سکتے تو ایک ہی بس ہے۔(النساء:۳)۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ۔

اور نہ تم پر اس بات کا کچھ گناہ ہے کہ تم ان عورتوں سے اشارے کے طور پر نکاح کا پیام بھیجو، یا اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھو، خدا خوب جانتا ہے کہ تم کو ان عورتوں کا خیال پیدا ہوگا مگر مخفی طور سے نکاح نہ کرو، اگر تم دستور کے موافق کوئی بات کہو تو کوئی حرج نہیں، اور نکاح کی گرہ کو پختہ نہ کرو یہاں تک کہ خدا کا نوشتہ یعنی عدت اپنی مدت کو پہنچے۔(البقرۃ:۲۳۵)۔

وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ۔

اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو، اور مسلمان لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ تم کو بھلی لگی ہو۔(البقرۃ:۲۲۱)۔

حدیث: نبی مکرمؐ کی خدمت میں تین ایسے افراد پہنچے جن میں سے ایک کا کہنا تھا کہ میں رات بھر نماز پڑھوں گا، دوسرے کی خواہش تھی کہ وہ لگاتار روزے رکھے گا، جب کہ تیسرے نے بتایا کہ وہ کبھی شادی نہیں کرے گا۔ آنحضرتؐ نے جب یہ سب کچھ سنا تو آپؐ نے فرمایا، "اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تمھاری نسبت بہت زیادہ ڈرنے والا ہوں، پھر بھی میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور ساتھ ساتھ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔۔۔ یاد رکھو جو میری سنت سے روگردانی کرے گا، وہ میرے طریقے پر نہیں"۔

راوی: انس بن مالکؓ۔(صحیح بخاری: ۴۷۰۲)۔

ارشاد نبویؐ ہے، "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کر لے کیوں کہ نکاح پرائی عورت کو دیکھنے سے نگاہ کو نیچی کر دیتا ہے اور حرام کاری سے بچاتا ہے۔ البتہ جس میں طاقت نہ ہو، وہ روزے رکھے، کیوں کہ روزہ شہوت کو کم کر دیتا ہے"۔ راویان: علقمہؓ اور عبدالرحمٰنؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۷۲۲، ۴۷۲۳)۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو آنحضرتؐ نے میرے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ کر دیا۔ سعدؓ نے کہا کہ میں مالدار ہوں اور اپنے مال کا آدھا تمھیں دیتا ہوں، اور میری بیویوں میں سے جو تمھیں پسند آئے اس کو تمھارے حق میں چھوڑ دوں گا۔ میں نے کہا نہیں، البتہ تم مجھے ایسا بازار بتا دو جہاں (اچھی) تجارت ہوتی ہو۔ انھوں نے قینقاع کا پتا بتایا۔ میں نے وہاں گھی اور پنیر کا کاروبار کیا اور کچھ ہی عرصے میں اتنی ترقی کر لی کہ مجھ پر زردی کا اثر تھا۔ اس حال میں ایک دن رسول اکرمؐ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے پوچھا، کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ پوچھا کس سے؟ میں نے کہا، ایک انصار عورت سے۔ آپؐ نے پوچھا مہر کتنا دیا؟ میں نے کہا، ایک گٹھلی برابر سونا۔ پھر نبی کریمؐ نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ راویان: ابراھیم بن سعدؓ، انسؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۹۲۱، ۱۹۲۲)۔

بیوہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ باکرہ (یعنی کنواری) کا بغیر اس کی اجازت کے۔ صحابہؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ کنواری کی اجازت کس طرح معلوم ہو سکتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔ راویان: ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۷۸۷، ۴۷۸۸)۔

میرے والد نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا، حالاں کہ یہ نکاح مجھے منظور نہ تھا۔ میں نے رسول مکرمؐ سے اس کیا ذکر کیا تو حضورؐ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ راوی: خنساء بنت خذامؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۷۸۹)۔

ایک آدمی نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کر دیا۔ جب نبی اکرمؐ کو پتہ چلا تو حضورؐ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ راوی: مجمع بن یزیدؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۷۹۰)۔

ارشادِ نبویؐ ہے کہ شادی کے لیے عورت کی چار باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ مال، نسب، خوبصورتی اور دین۔ تجھے دیندار کو حاصل کرنا چاہیے۔ اگر ایسے نہ کیا تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہو جائیں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۷۴۵)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور (ان سے نکاح کے لیے) یہی ان کا مہر مقرر ہوا۔ راوی: انسؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۷۴۱)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱) شہوت کا غلبہ ہو اور یہ ڈر ہو کہ زنا واقع ہو جائے گا تو نکاح فرض ہے۔

واجب:

(۱) شہوت کا غلبہ ہو اور مہر و نان و نفقہ ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو تو نکاح واجب ہے۔

سنت:

(۱) عام حالات میں نکاح، سنتِ مؤکدہ ہے، (۲) اور مرد کا شادی کے بعد ولیمہ کرنا۔

مستحب:

(۱) نکاح کا اعلان کرنا اور اس کی تشہیر کرنا (۲) ایجاب و قبول، یعنی رضامندی کے اظہار میں دونوں کا "قبول ہے" کہنا، (۳) نکاح کے وقت مہر کی رقم کا طے ہونا اور ایجاب و قبول کے وقت اس کا اظہار کرنا، (۴) مہر کی بڑی رقموں کا طے نہ کرنا جو ادا نہ کی جا سکیں، (۵) گواہان کے سامنے نکاح ہونا اور خاص طور پر ایجاب و قبول کے وقت ان کا حاضر ہونا، (۶) نکاح کے موقع پر خطبہ پڑھنا۔

متفرق:

(۱) سوتیلی ماؤں سے نکاح جائز نہیں، کیوں کہ قرآن کا حکم ہے کہ "جن عورتوں سے تمھارے والد نے نکاح کیا ہو [یعنی سوتیلی مائیں] ان سے تم نکاح نہ کرو"، [النساء:۲۲]۔

(۲) تمام سگے رشتے نکاح کے لیے قطعی جائز نہیں، اس لیے کہ قرآن میں ہے، "تم پر حرام ہیں، تمھاری مائیں، اور تمھاری بیٹیاں، اور تمھاری بہنیں، اور تمھاری پھوپھیاں، اور تمھاری خالائیں، اور بھانجیاں، اور تمھاری وہ مائیں کہ جنھوں نے تم کو دودھ پلایا، اور تمھاری دودھ شریک بہنیں، اور تمھاری ساسیں، اور تمھاری مادر جلو بیٹیاں جن کی ماں سے تم نے جماع کیا ہو [یعنی سوتیلی بیٹیاں]، اور بہوئیں، اور دو بہنوں کا جمع کرنا"، [النساء:۲۳]۔

(۳) شادی شدہ خواتین سے بھی نکاح ناجائز ہے کیوں کہ قرآن کے مطابق، "تم پر حرام ہیں شوہر رکھنے والی عورتیں"، [النساء:۲۴]۔

(۴) قرآن کے حکم کے مطابق، "مشرک عورتوں سے نکاح اس وقت تک ممنوع ہے جب تک کہ وہ اسلام قبول نہ کر لیں"، [دیکھیں البقرۃ:۲۲۱]۔

Siddiqui Publications

(۵)شادی سے پہلے فریقین کا ایک دوسرے کو دیکھ لیناہی سنت طریقہ ہے۔

(۶)نکاح کے گواہان میں دو مردوں کا ہونا ضروری ہے یا پھر ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہیے۔ نکاح، گواہوں کی موجودگی میں ہی معتبر ہو گا۔

(۷)نکاح کے موقع پر لڑکی کی طرف سے اس کا کوئی رشتہ دار بہ طور وکیل عقد کی پیروی کر سکتا ہے۔ تاہم قبولیت کا حق صرف لڑکی کے پاس ہو گا۔

(۸)ایجاب و قبولیت کے وقت اگر کنواری لڑکی شرم وحیا کے سبب "قبول ہے" کہنے سے قاصر ہو جاتی ہے تو اس کی خاموشی ہی کو اس کی رضامندی سمجھا جائے گا۔ جب کہ شادی شدہ کے لیے باقاعدہ اس کی زبان سے اجازت ملنا ضروری ہے۔

(۹) شوہر کی طرف سے مہر ادا کرنا عورت کا حق ہے۔ حق مہر کی ادائیگی دو صورتوں سے کی جاسکتی ہے۔ اگر نکاح کے وقت ہی اسے ادا کر دیا جاتا ہے یا بہت کم عرصے میں مہر دے دیا جاتا ہے تو ایسی عجلت کے ساتھ ادا کیا جانے والا مہر "مہر معجل" کہلاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ مہر معجل ہی ادا کیا کرتے تھے۔ تاہم اسے بعد میں بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ اسے "مہر مؤجل" کہتے ہیں۔ لیکن اس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو جانا چاہیے۔ آج کل مہر مؤجل ہی رائج کر لیا گیا ہے، لیکن نہ تو وقت مقرر کیا جاتا ہے اور نہ ہی عمر کے کسی حصے میں اس کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ مہر کو طلاق کے ساتھ مشروط کر دیا گیا ہے۔ ایسا کرنا قطعی جائز نہیں۔

(۱۰)شادی میں مختلف رسومات کی جاتی ہیں۔ ہر قوم و خاندان کے رواج جدا ہوتے ہیں۔ ان رسومات کا ادا کرنا نہ تو واجب ہے، نہ سنت، اور نہ ہی مستحب۔ تاہم جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہیں ہوتی اس کو حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ کھینچ تان کر ممنوع قرار دے دینا زیادتی ہے۔ مثال کے طور پر، دلہن کا مائیوں بیٹھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ بر خلاف اس کے، مرد کو ریشمی کپڑا پہننا ممنوع ہے لیکن اگر خوشی کا موقع کہہ کر اس کا استعمال کیا جاتا ہے تو یہ بالکل حرام ہے۔

Siddiqui Publications